منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم ومہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلاتوریہ انجیل بانجیل | گویان صفت وسیرت پیمبر و محمدؐ

منشورِ محمدیؐ

چو منشور ظلمت زداور جہان | زفضل خدا خیلی مشہور شد | ہمہ عندیات پوادر ازد | بگنج عدم بازستور شد | دلم گفت تا کہ بوسعش چیم | عیان سر خاتم زمستور شد

نمبر ۲۴ | مطبوعہ ۲۵ رشعبان المعظم سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فیضؔ مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت | ہی حمد خدا قلم کی ملت
پھر اس سے جو دو زبانین | بیکار انہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحہ زبر جد | منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ ای پیمبرؐ | صدقے جاے فیضؔ تجہہ پر
آغاز نے تجہہ سے پایا انجام | انجام کو تو نے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو ہین تنہا | رب سے کوئی روبرو نہین تہا
ای تجہپہ درود اور مقرر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہی تیرے ہی فیض سے آغاز | منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہے اک عجیب تمثال | اب ختم ہوا ہی بارہوان سال
جو ہی پر اس کے یہ جوانی | ہے لزت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صدیمین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی | ظاہر ہے اسکی دل فریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن | راہب قیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین کے رد پر | نازان ہے بہت تری مدد پر
امت سے ترے یہی ہی امید | رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے | ای مومنوای نبی پیارے
دیکہو مرے مہتمم کی قسمت | حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل ہے جو معین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
شکر مری معدلت پناہی | لازم ہے تمکو قدردانی
ہے تمکو ضرور گر ہو دیندار | دل بیچکے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن | ملنا مرا مفت یون ہے ممکن
تم مہتمم شیوخ مہتمم کو | فوراً زر نقد یا بہیجو۔
زر پاسے بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا مجہے روانا
ہر عشرہ مین سال بہر کے کبار | حاصل مرا ہوگا تمکو دیدار

اعلان

اخبار منشور محمدی کے بارہ جلدون سے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ بحساب ۰ رجتنے پرچے درکار ہون منگوالین محصولڈاک ۷ پرچون کو ۰ رہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصولڈاک بیہجدینے سے نیم آنہ مین ۷ پرچے ان کے نام روانہ کئے جاوینگے۔

شکر گذاری و شکایت

جن الطاف فرماؤن نے قیمت اخبار منشور محمدی عطا فرمائی ہم تہ دل سے ان کے مشکور ہین ہمارے بعض کرم فرماؤن سے ہمکو گلہ بھی ہے کہ جن کے ذمہ سالہا سال کی باقی ہے اور جنہون نے ہمارے حال پر عنایت کی نظر نہ کی ان مہربانون کا یہ حال ہے کہ جواب خطوط تک نہین لکھتے اور جب ایک سے زیادہ خط طلب قیمت مین بھیجے جاتے ہین اور تقاضا کیا جاتا ہے تو بعض فرماتے ہین کہ انشاء اللہ قیمت بھیجی جاویگی بعض تحریر جواب مین یہ کہتے ہین کہ قیمت بھیجی جاویگی اخبار ہمارے نامکار روانہ نہ فرمائین۔ اخبار منشور محمدی کی اشاعت کی جو غرض ہے ناظرین پر آئینہ ہے یہ اخبار محض حمایت دین متین کے لئے جاری کیا گیا ہے اس سے نفع دنیوی ہرگز مقصود نہین اور جو قیمت ہمنے اخبار کی مقرر کی ہے وہ ہرگز اخراجات کے لئے کافی نہین باوجود اسکے اگر ہمارے مہربان خریدار صاحبان ارسال قیمت مین تکاہل فرمائین اور کئے سال کی قیمت سے تائید نہ کرین تو یہ بڑی بے انصافی ہے جن حضرات نے طلب قیمت پر اخبار کی موقوفی تحریر فرمائی ہے ان کو معلوم کرنا چاہیے کہ اسمین ہمارا کچھ نقصان نہین ہمارے ناظرین اور معاونین مین خدا کے فضل سے ابھی ایسے باہمت موجود ہین کہ جن کی اعانت سے ایک خریدار نادہندہ کی عوض مین دو قیمت پیشگی دینے والے مشتری پیدا ہون مسلمانون کی حمیت پر افسوس ہے کہ اپنے دین کے حمایتی اخبار کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہین۔

ہمنے ایسے خریدارون کے لئے جن کے ذمہ چار چار پانچ پانچ سال کی قیمت باقی ہے یہ تجویز کی ہے کہ ۱۵ رمضان المبارک تک توقف کرین اگر اس عرصہ مین باقی کا مبلغ آگیا تو خیر۔ ورنہ ان حضرات کے نام نامی اخبار منشور محمدی مین بزمرۂ خریداران نادہندہ مشتہر کئے جائین اور راجد کو وصول مبلغ کے لئے جو کچھ مناسب تدبیر ہوگی کیجاویگی۔

امید ہے کہ ہمارے ناظرین ادائے قیمت سے ہمارے شکریہ کے مستحق اور حمایت اسلام کی اجر مین شریک ہونگے اور اپنے نام کو اس فہرست ننگ حمیتی اور نادہندی مین چھپنے نہ دینگے۔

حامئ دین احمدی جناب مہتمم اخبار منشور محمدی دام مجدہٗ

بعد تسلیم عرض خدمت شریف مین یہ ہے کہ نقشہ ذیل دفتر مسجد جامع بمبئی سے نقل کرکے خدمت فیضدرجت مین روانہ کیا ہون امید کہ آپ اوسکو درج اخبار

فرماکے اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کے مستحق ہون والسلام

مورخہ ۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۰ ہجری۔

اسلامی نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عمر	۲۲	۱۵	۱۵	۱۵	۴۰
قوم	پردیسی	مرہٹن	ایضاً	ایضاً	کہاں
وطن	[illegible]	[illegible]	ایضاً	کہاں	[illegible]
ایام جہالت کا نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
روز	[illegible]	[illegible]	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تاریخ	[illegible]	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
ماہ	[illegible]	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
سنہ	[illegible]	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

عمر زید برآن ایک شخص مسمی رام عمر ۱۹ سال اور اسکی حقیقی بہن مسماۃ سکو عمر ۲۷ سالہ ساکن موضع ڈاکہ ضلع پونہ شہر رجب المرجب کی تاریخ ۱۳ روز جمعہ کو جناب مولانا و بالفضل اولانا مولوی محمد خلیل الرحمان صاحب کرہالوی کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکے مشرف باسلام ہوے رام کا نام عبدالرحمان اور سکو کا نام زینب رکہا اللہ تعالیٰ ان دونون کو توفیق عمل کی نصیب کرے آمین

نیازمند محمد اسماعیل مہمطولے۔

مجلس وعظ اسلام

جسکے بانی ڈاکٹر فلاح الدین صاحب ہین اوس کے افتتاح کا جلسہ ۳ مئی کو منعقد ہوا جسمین قریب تین سو رؤسا و علماء بمبئی کے شامل تہے اس مجلس کا منشا یہ ہے کہ وہ ہر روز رات کو ایک مکان مین جو اسی ہی کام کے لئے کرایہ پر لیا گیا ہے وعظ تائید اسلام اور جہودی اسلام کی کیا کرے اس مجلس کے صدر شریعت پناہ قاضی عبداللطیف صاحب ہے حضار مجلس کے نام پرچہ آیندہ مین درج کئے جاوینگے وعظ ہر رات کو بڑے زور و شور سے ہوتا ہے خدا ترقی عنایت کرے۔ ارمغان۔

بقیہ خط سابق نمبر ۲۳ صفحہ ۲۵۴

باب ۲-۱۹ (مصرمین) باب ۳-۶ (یرون مین) باب ۵-۲۲ (بی سب) ایضاً ۵-۴۴ (جو تم پر لعنت کرین ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکہین ان کا بہلا کرو) ایضاً ۵-۴۷ (محصول لینے والی) کے عوض غیر قوم لکہا ہے باب ۶-۶ (ظاہرمین) باب ۶-۱۳ (کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرہی ہی ہین آمین) باب ۶-۴۷ اس آیت مین (عمر اور گہری) کی بدز کشمیری ترجمہ مین (قدا ورہاتہ) لکہا ہے باب ۹-۱۳ (توبہ کے لئے) باب ۱۱-۲ شاگردون (مین سے دو کو) باب ۱۲-۱۸ اس آیت مین شرع کی جگہ عدالت ہے باب ۱۴-۲ اس آیت مین (اس لئے اوس سے معجزے ظاہر ہوتی ہین) کشمیری ترجمہ یون ہے۔ یمہ سبب چہہ قوت امس اندرہ اثر کران یعنے اس لئے قوت اسمین سے اثر کرتا ہے۔ باب ۱۵-۶ (تو کچہ مضایقہ نہین) ایضاً ۱۵-۸ (اپنی مونہ سے میری نزدیکی ڈہوندتے ہین) باب ۱۶-۴ (اس زمانے کی) باب ۱۷-۱۴ گہٹنی ٹیکنی کی جگہ سجدہ ہے

باب ۱۸ - ۱۱۹ زبین پر) ایضاً ۱۸ - ۲۵ (اور جو کچھ آسمان
ہو) ۱۸ - ۳۵ (تصورون کو) باب ۱۶ - ۱۶ - ۱۷
یہ آیت اردو مین اس طرح ہے اور دیکھو ایک
نے آکے اس سے کہا ای نیک استاد مین کونسا
نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن اس نے
اس سے کہا تو کیون مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی
نہین مگر ایک یعنے خدا پر اگر تو زندگی مین الخ۔

کشمیری انجیل مین اسکا ترجمہ یون ہے تہ وچھو شخص
اک وُپ تس نش بیت ای استاد بہ کسہ نیکی
کرہ یہہ حیات ابدی لبہ۔ تہ تم وُپ تس چہ کیازہ
چھک مہ نیکی بابت پرچھان نیک چیہ اکی لیکن
چہ ای زندگی اندر الخ یعنے اور دیکھو ایک شخص نے
آکے کہا ای استاد مین کونسی نیکی کرون تاکہ حیات
ابدی پاؤن اُسنے اوس سے کہا تو کیون مجھ سے
نیکی کی بابت پوچھتا ہے نیک تو ایک ہی ہے لیکن
تو اگر زندگی مین الخ اس ترجمہ مین کئے وجہ اختلاف
ہے اوّل اردو مین لکھا ہے ای نیک استاد کشمیری
مین نیک کا لفظ نہین ہے دوم اردو مین ہے مین
کونسا نیک کام کرون کشمیری مین کام کا لفظ نہین
سوم اردو مین لکھا ہے اس نے اس سے کہا تو
کیون مجھے نیک کہتا ہے کشمیری مین ہے۔ تو کیون
مجھ سے نیکی کی بابت پوچھتا ہے۔ چہارم اردو مین
لکھا ہے۔ نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا۔ مگر
کشمیری مین صرف ایک ہی ہے۔ نیک تو ایک ہی ہے
اب ناظرین کو خیال کرنا چاہئے کہ یہ کیسا بھاری اختلاف
ہے مین نے اک کرسچن سے اس اختلاف کے بابت پوچھا
اس نے جواب دیا کہ یہان در حقیقت یون ہی چاہئے
تہا کہ تو کیون مجھے نیکی کی بابت پوچھتا ہے۔ مگر یہ
بہی کئے وجہ سے غلط ہے کیونکہ اوّل ربط عبارت
کو دیکھنا چاہئے جب یہان یون چاہئے تہا۔ تو کیون
مجھے الخ۔ تو دوسری فقرہ کی کیا معنے ہے (نیک
تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا) دوم یہ بہی باطل
ہوا کہ عیسائی کہتے ہے کہ انجیل مین تحریف نہین ہوئی
ہے حالانکہ اسکا کئی دفعہ صاحب کے کلام سے ثابت ہوا
کہ انجیل مین بہی تحریف ہوئی ہے۔ سوم اگر یہی تاویل
درست ہوتی تو پادری عماد الدین صاحب ضرور
اپنی تفسیر مین اس تاویل کا ذکر کرتے اب یہان مناسب
ہے کہ پادری عماد الدین صاحب کی تاویل کو بہی
جو دونہون نے اپنی کتاب خزانۃ الاسرار کی صفحہ
۳۳۶ مین اس آیت کی بابت لکہی ہے دیکہین کہ
آیا وہ مناسبت رکہتی ہے یا نہین چنانچہ اس تاویل
کا خلاصہ یہ ہے (کیون مجھے اچہا کہتا ہے) مطلب
مسیح کا یہ ہے کہ یا تو مجھے خدا جانو اور جو صرف آدمی
جانتے ہو تو نیک نجانو کیونکہ کوئی آدمی تو نیک
نہین ہے الخ۔ دیکہو یہ تاویل کیسی ہی پوچ ہے
بہلا ایسی تاویل رکیکہ کرکے اپنا مطلب نکالنا کیسی
خود غرضی ہے حالانکہ آپ صاحب تاویل کتاب
تحقیق الایمان مین لکہتے ہین کہ تاویلات رکیکہ نکرنی
چاہئے یہان اس آیت کو ایسی تاویل کرتے ہین
جو کہ لفظاً و معناً اس سے مناسبت نہین رکہتی ہے تاویل

ودہے جو کہ لفظ سے منسبت رکھتے ہیں تثلیث کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسیح کی بشریت پاک نہیں ہے یہاں یہ عقیدہ عیسائیون کا باطل ہوا جو کہتے ہین کہ مسیح روح سے الوہیت مین داخل ہین اور جسم سے سب نبیون سے پاک ہین کیونکہ وہ آدم کی نسل سے نہین ہین اب ہم پوچھتے ہین جب کہ مسیح آدم کی نسل سے نہین ہین تو انکی بشریت پاک ہے تو پھر کیون جناب مسیح جب تاویل عماد الدین صاحب سے سائل کو فرماتے ہین کہ میری بشریت پاک نہین ہے اور صاحب تاویل سے بھی پوچھتے ہین کہ جب کہ مسیح کی بشریت پاک نہین ہے تو کفارہ باطل ہوا کیونکہ مسیح من حیث الجسم کفارہ ہوا ہے چنانچہ پادری صاحب مشن پریس لودیانہ کی جواب سوال حافظ ولی اللہ صاحب اپنے رسالہ شکوک کفارہ مین لکھتے ہین کہ مسیح من حیث الجسم کفارہ ہوا اب اگر کوئی کہے کہ مسیح روح سے کفارہ ہوا وہ الگ بات ہے اگرچہ عماد الدین صاحب سے اس تاویل کی تردید مین بہت سے دلایل ہین مگر بہ سبب طوالت کلام اسوقت اس ہی پر کفایت کی گئی انشاء اللہ تعالیٰ اور کسیوقت مفصل بیان کرین گے۔ فقط باقی آیندہ۔

راقم ایک ناظر انجیل از کشمیر۔

خلاصہ گفتگو پنڈت بلدیو پرشاد آریہ و حکیم محمد اسحاق سہارنپور سے

خدا کی شان ہے اہل اسلام کو جنکا کہ قدیم ایام سے علم صوری و معنوی مین پورا پورا حصہ ہے۔ کقولہ تعالیٰ۔ الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان کس طرح کا حوصلہ رکھتے ہے اور لالہ لوگ جو کہ عوام الف کو بے کو تا و تا تے ہین علمیت کا دم بھرنے لگے ؎ عجب تیری قدرت عجب تیرا کھیل

چھچوندر سے سر مین چنبیلی کا تیل

لالہ کچوری مل اور ہندوستان کا راج اور سلطنت کے سزاوار تکرے کو محتاج ؎

زاغ کی چونچ مین انگور خدا کی قدرت

حور کی گود مین لنگور خدا کی قدرت

لیکن ہم کیا ؎ طبع دون از رہ تقلید بہ پاکان نرسد

پا اگر خواب کند چشم نخواہند ورا

ای اہل اسلام خود کردہ را چہ علاج تمنے اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤن پر کلہاڑا مارا جو ایسی نافہمون کو کلہا پڑھنے قابل کر دیا کیون سر چڑھایا تہا اور کیون منہ لگایا تہا ؎ برہمن را کجا بود طاقت کہ رود بامبارزان بہ قتال۔ کیا اوسوقت شیخ صاحب کا خدا یاد نہ تہا۔ ؎ کس نیاموخت علم تیر از من۔ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد۔ اور کیا تم یہ نہ جانتے تہے ؎ دوستی ناخرد دشمنی است مگر طرفہ شاگرد یکہ میگوید سبق استاد را۔ جب اونہون نے اپنی دیوتا ون کی کوتاق نسیان پر اتہارکہا تو پھر کسیکو کیا گلہ اور کیا شکوہ لالہ صاحب شاباش ؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ علمیت کا تو یہ حال اور اسپر غرہ کہ خالق باری پڑہنے کا اچھی طرح فہم نہین اور جو ایسی ماہر کریما سے ترجمہ کا سلیقہ تک نہین اور ہین فاضل

خودسر اور بہان دو چار کتابین ناگری شاستر وغیرہ
سے پڑہ لین چٹ دہتیا سی دہتیا پرشاد باہر ہو گے
اور اگر بری بہلی کہتا کہتا ہی آگئی تو پھر کیا تہا
ابتو لالہ جی سا پنڈت کہان پنڈت پنڈتان ہو گئے
اور روز بروز مذہب اسلام پر لگے اعتراض تراشنے
گو بید و بید کا دفتر سب گاؤ خورد ہو جاے اور مہراج
کی بزرگان اسلام پر ہی حرف کیون نہ آئے ؎

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

یہ تو حوصلہ اور اسی بنیاد پر لیس کمنل کا دعوی
مہراج مسلمانون کی تولی ہوی حالت پر بنجاے ؎

دیکہہ کر ہنستی تو ہو تم شکل پاک مومنان
یہ بڑے پہونچے ہوے اللہ والی لوگ ہین

؎ ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست ۔ شاید کہ پلنگ خفتہ
باشد ۔ اللہ جل شانہ کی فضل سے اب بہی سب کچہ
موجود ہے ۔ (کیا تولی پہولی مونگری کمہار سے
برتنون سے بہی گئی گذری) ؎ اہل فطرت را
ہمگ کی میکند دست تہی ۔ ظرف چینی گر ہمہ خالیست
بے مقدار نیست ۔ دیکہو کل ہی کی بات ہے کہ پنڈت
دیانند سرستی صاحب جن کے نام کا ڈنکا تمام ہندوستان
مین بج رہا ہے جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب
مرحوم سے مقابل نہ آسکے گفتگو کی تاب نہ لاسکے لیکن
؎ نہ سدہ بدہ کی لی اور نہ منگل کی لی ۔ نکل شہر
سے راہ جنگل کی لی ۔ آپ ذرا انصاف کیجئے ہٹ دہرمی
کی نہ کیجے پہر آپ صاحبون کی فلسفہ گفتگو اور

وہانوسی خیالات تو کس شمار و قطار مین ہین اگر سچ
پوچہئے ہو تو اوسی پنڈت سے بولیان بول رہے ہو
ع اینکہ می بینم ہمہ عوغاے اوست ۔ خدا معلوم یہ
بات کیا ہے عجب طرحکا گورکہہ دہندا ہے کہ ہمیشہ
اپنی آنکہون سے دیکہتے ہین اور اپنی کانون سے
سنتے ہین کہ آجتک اہل اسلام پر گفتگوے مذہبی
مین کوئی غالب نہین آیا جو مقابل ہوا منہ کی کہائی
؎ چشم باز و گوش باز و این دکا ۔ خیرہ ام در چشم
بندی خدا ۔ جب منہ آتے ہو منہ کی کہاتے ہو
اور پہر باز نہین آتے یہ ہٹ دہرمی نہین تو اور کیا
ہے اوچ کا نام لکچر رکہا ہے چنانچہ برعکس نہند
نام زنگی کافور پہر اس حرکت پر حد سے زیادہ
ناز ۔ خیر عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است ۔
نیچے اپنے اعتراضات کا جواب سنئے ۔

اعتراض چونکہ قبرستان سے تین تین میل تک آب و
ہوا خراب ہو جاتی ہے لہذا مسلمانون کو چاہیے کہ
مردون کو دفن کرین ۔

الجواب کہین لالہ جی نے کسی مسلمان سے زبانی یہ شعر
سن لیا ہوگا ؎ برہمن از تو سخن ببد لیل میخواہم
کہ اعتبار نہ باشد دلیل و برہان را ۔ جو بے سر و پا
رہے ہین اور اسکی خبر نہ ہی ۔ ؎ نہ گفتہ ندارد
کسے باتو کار ۔ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار ۔ شاید
آپ نے اتفاقاً الاسلام اور جواب ترکی بہ ترکی کا
ملاحظہ نہ کیا پنڈت دیانند سرستی صاحب نے بہی
یہی اعتراض کیا اور خوب ہی لے گئے ۔ ہر چند یہ اعتراض

مردود ہے گو لالہ جی کے کاسہ مین وہی آش موجود ہے اور یہ نہین جانتے کہ تین تیا نو مرگھپ وسی نو نو میل تک سے کب وہوا ہ باعث تعفن فاسد ہوجاتی ہے ع تم ہمکو تو کہتے ہو کچہ اپنی خبر بہی ہے۔

قولہ جب ہندوستان مین مسلمان صاحب تشریف نہ لائے تہے یہان کی آب وہوا ضرب المثل اور کل روئے زمین پر شرف رکہتی تہی۔

اقول کل روئے زمین پر شرف رکہنی اور ضرب المثل ہونے کی بہی ایک ہی کہی جس سے تمام بہرم بتی کی قلعی اوکہر گئی ماشاء اللہ لالہ جی علم ہیئت اور علم فلسفہ اور ملکیات اور طبعیات سے بہی ماہر ہین کچہ نری پنڈت ہی نہین لیکن مہراج برائی مین یا بہلائی مین ضرب المثل تہے۔ (دیکہہ کر بتلائینگے)

قولہ چنانچہ تواریخ سے ثابت ہے۔

اقول حضرت یہ مسئلہ کہین شاستر مین لکہا ہوگا تواریخ مین تو کہین پتا نہین ملتا۔ ؎ ہوا یہ حال تیرے ہی سخن کا۔ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ ؎ لوگو مرے مجنون کو کوی چرخ پہ ڈہونڈو۔ شیرین کی یہ فریاد تہی کلکتہ کے اندر لالہ جی پہلے آپ اپنی گہر سے آب وہوا کا حال دریافت کیجئے گا۔ زمین و آسمان کے قلابے بعد مین ملانا۔ ؎ تو کار زمین را نکو ساختی۔ کہ با آسمان نیز پرداختی۔

قولہ اور ہند سے آدمی دانائی مین یکتا اور قوت مین بے ہمتا ہوتے تہے۔

اقول یہ سپرا اور طرہ ہے مہراج پہلے تو یہان کے آدمی ایسی اور ایسے ہوتے تہے گستاخی معاف آپ تو ایسے نہین یہ تمہارا ہی قول ہے۔

قولہ جب سے یہان مسلمان تشریف لائے اور مردون کو مدفون کرنے لگے ایک بات نہ رہی۔

اقول پہر انکی قواعد مین ترمیم کرنا آپ کو سزاوار نہین کیونکہ ان سے زیادہ آپ ہوشیار نہین ؎ بجائے بزرگان دلیری مکن

جو سر پنچہ با نیست شیری مکن

ع زبان بگڑی تو بگڑی تہی خبر لیجے دہن بگڑا۔ خیر مارا چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت لیکن یہ فرماے آپ کو یہ کیونکر تحقیق ہوا کہ مردون کو ہی دفن کرنے سے آب وہوا خراب ہوگئی۔ شاید مسلمانون کے کتنے سے فاسد ہوگئی ہو۔ ؎ لیکن اس بات کا کچہ وہم نہ تہا

ورنہ ایسا بہی تو نافہم نہ تہا

قولہ اون کا قد و قامت اون کا ڈیل ڈول ستر گز سے زیادہ بہی ہوتا تہا کثرت ولادت ان کی قوتون کی پوری دلیل ہے عمر بہی چار سو پانچ سو برس سے کم نہین ہوتی تہی۔

اقول جب آپ کی ذہن مین یہ مسلم ہوا کہ قوتون کا زائل ہوجانا عمرون کا گہٹ جانا ڈیل ڈول کا کم ہوجانا مردون کی دفن کرنے کا نتیجہ ہے اور یہ مسلمانون کے یہان قدیم سے چلا آتا ہے تو بلاشک مسلمان قدیم سے نہایت ضعیف القوی اور

خیف الجثہ ہوتے ہون گے پہر ایسی دیو ہیکل پر کیون کر غالب آگئی - (کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا)
بے دیکھے بھالے جھپٹ سے جھپ کر جانا تہا فساد آب و ہوا سے نوبت تک نہ پہونچتی -
اجی حضرت جن باتون پر آپ غرہ ہین پہندتون سے ڈھکوسلے اور راو ربو دہیا عورتون کے چوچلے
ہین - ۵ سنگہاسنو پنہ بیٹھے جو پڑہتے ہین برہمن - بالکل یہ حاشیے ہین ہماری کتاب کے -
باقی آیندہ - راقم بے باک از سہارنپور -

بقیہ اوصاف انبیا

نبی کم اعتقاد بہی ہوتے ہین

متی	۱۴	۳۱	وہین یسوع نے ہاتہ بڑہا کے اسے پکڑ لیا اور اس نے کہا ای کم اعتقاد تو کیون شک لایا -	پطرس
-	۱۶	۸	لیکن یسوع نے یہ دریافت کر کے کہا کہ ای کم اعتقاد و تم کیے دل مین کیون سوچتے ہو کہ روٹی نہ لانے کے سبب سے ہے -	جملہ شاگرد
"	۲۸	۱۶ و ۱۷	پھر وے گیارہ شاگرد جلیل کے اس پہاڑ کو جہان یسوع نے انہین فرمایا تہا گئے - اور اوسے دیکہہ کر اونہون نے اس کو سجدہ کیا پر بعضے دید ہی مین رہے -	

نبیون کا تقیہ

احل قرنتیون	۹	۲۰	مین یہودیون کے درمیان یہودی سا ہتا تاکہ مین یہودیون کو نفع مین پاؤن شریعت والون مین مین شریعت والا بنا تاکہ شریعت والون کو نفع مین پاؤن -	

نبیہ

خروج	۱۵	۲۰	تب ہارون کی بہن مریم نبیہ نے دف ہاتہ مین لیا اور سب عورتین دفون سے تہرکتی ہوے اسکے پیچہے چلین -	
سوامل	۲	۲۸	اور اسکے بعد ایسا ہوگا کہ مین اپنی روح سارے بشر پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹے بیٹیان نبوت کرین گے -	
اعمال	۲۱	۹	اور اسکی چار کنواری بیٹیان تہین جو نبوت کرتی تہین -	
قاضیون	۴	۴	اور اوسوقت بعد دت کی جورو دبورہ نبیہ بنی اسرائیل کی حاکم تہی	

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا -